GLOBAL JOURNAL OF MANAGEMENT, SOCIAL SCIENCES AND HUMANITIES

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com

ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کی مرویات کے مضامین کا خصوصی مطالعہ

محمد عمران انصاری[1]، پروفیسرڈاکٹر عبدالغفور اعوان[2]

ABSTRACT-Today we see that Muslim Ummah is facing humiliation throughout the world. In spite of having all resources and power Muslims are look down upon by the non-Muslim community mostly everywhere in the world. In these circumstances as we think on the main causes of this situation we find that we have lagged much behind our main charter of life i.e. teaching of Islam. I think if we meet the gap between teaching of Islam and our modern style, we can overcome all setbacks and fulfill all deficiencies present in our life and can come out the humiliated life; rather we can dominate and be able to lead the world. In this perspective, it is necessary to find the way out from Ahadees of our great Prophet (ﷺ). So here, in this paper we are trying to present the Ahadees in light of traditions of Hazrat Jabir Bin Abdullah (R.A). We are sure that if we seek guidance from these traditions for our daily life.

Key words: Teaching of Islam, Modern style, guidance, traditions, spiritual guidance.

Type of study: **Original research paper**

Paper received: 10.04.2017

Paper accepted: 30.06.2017

Online published: 01.07.2017

1. Research Scholar, M. Phil Islamic Studies, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan-Pakistan.
2. Dean, Faculty of Management, Social Sciences and Humanities, Institute of Southern Punjab, Multan-Pakistan. ghafoor70@yahoo.com

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

تعارف:

آج مسلم امہ کو پوری دنیا میں تضحیک کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود تمام وسائل اور طاقت مسلمانوں کے پاس ہے۔ ان حالات میں ہمیں ان وجوہات کا پتہ لگانا ہے جو ہمیں ہمارے نصب العین سے بہت دور لے گئیں۔ ہمیں ان فاصلوں کو ختم کرنا ہے جو اسلام اور جدید سوسائٹی میں موجود ہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں نبی کریم ﷺ کی احادیث سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ تا کہ ہم دوبارہ دنیا کی قیادت کرنے کے اہل ہو سکیں۔

سیدنا جابر بن عبداللہؓ کی مرویات سے رہنمائی ملتی ہے سب سے پہلے ان کا مختصر تعارف پیش ہے۔

جابرؓ نام ہے،ابو عبداللہ کنیت ہے،قبیلہ خزرج سے ہیں۔ نسب نامہ اس طرح سے ہے:

جابرؓ بن عبداللہ بن عمرو بن حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ۔(۱)

حضرت جابرؓ تقریبا ۶۱۱ھ(بمطابق ۳۴ عام الفیل) میں ہجرت سے ۲۰ سال قبل پیدا ہوئے(۲)

حضرت جابرؓ کے دادااپنے خاندان کے رئیس تھے۔ عین الازرق ایک چشمہ ہے جس کو مروان بن حکم نے حضرت امیر معاویہ کے عہد میں درست کروایا تھا ،انہی کی ملکیت تھا ۔ بنو سلمہ کے بعض حصے اور جابرؓ بن عتیک کے قریب کے قلعے ان کے تحت وتصرف میں تھے،عمر وکے بعد یہ چیزیں حضرت عبدللہ رضی اللہ عنہ کے قبضہ میں آئیں جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد تھے۔(۳)

حضرت جابرؓ کے والد ہجرت رسولﷺ سے پہلے مسلمان ہوئے اور دوسری بیعت عقبہ میں رسول اللہ ﷺکے ساتھ عہد کیا۔(۴)

علم و فضل:

سیدناجابربن عبداللہ انصاریؓ کو حصول ِعلم کا بہت شوق تھا۔ یہی وجہ تھی کہ آپؓ کو کسی حدیث کے متعلق علم ہوتا کہ وہ فلاں آدمی کے پاس ہے تو اس کے حصول کے لیے زاد سفر باندھ لیتےسیدناجابربن عبداللہؓ نے صرف ایک حدیث[جوقصاص کے متعلق تھی]سننے کے لیے مصر کا سفر کیا۔

حضرت مسلمہؓ سے ملے۔ انہو ں نےپوچھا :میرے بھائی !اتنی تکلیف کس لیے اٹھائی؟ آپؓ نے فرمایا کہ صرف ایک حدیث سننے کے لیے، جو آپ رضی اللہ عنہ نے رحمت دوعالم ﷺ سے سنی تھی۔چنانچہ حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے وہ حدیث بیان فرمادی۔

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

حضرت جابرؓ صحابہؓ کے اس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بکثرت حدیثیں روایت کی ہیں۔ (۶)

حضرت جابرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے احا دیث روایت کرنے کے علاوہ صحابہؓ اور حتٰی کہ بعض تابعین سے بھی روایت کی ہیں۔ علیؓ بن ابی طالب، طلحہ بن عبیداللہؓ، عمار بن یاسرؓ، معاذ بن جبلؓ، اور ابو سعید خدریؓ جیسےصحابہؓ سے بھی انہوں نے احا دیث روایت کی ہیں۔(۷)

تحصیل علم سے فراغت کے بعد حضرت جابربن عبداللہؓ نے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔حلقہ درس مسجد نبویﷺ میں قائم کیاگیا تھا شائقین دور دراز مقامات سے آتے تھے۔(۸)

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے :

انَّ اللہَ يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ؟» قَالَ: نَعَمْ۔(۹)

(رسول اللہﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا) اللہ تعالی جہنم سے لوگوں کو شفاعت کے ذریعے نکالے گا؟ تو فرمایا : ہاں۔)

اشاعت حدیث انکی زندگی کااہم مقصد رہا ۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کثیر الروایات تھے اور انکی مرویات ۱۵۴۰ تک جا پہنچتی ہیں۔(۱۰)

سیدنا جابرؓسے ۱۵۴۰ احادیث مرویہیں جن میں سے ۵۸ حدیثیں بخاری اور مسلم کے ہاں متفق علیہ ہیں۔(۱۱)

وفات:

آپؓ نے۹۴ سال کی عمر میں۶۸یا۷۸ھ میں وفات پائی۔(۱۲)

حدیث کا لغوی مفہوم :

لغت میں حدیث کا لفظ تحدیث سے اسم ہے، تحدیث کے معنی ہیں:خبر دینا ،بات کرنا،کلام کرنا اور گفتگو کرنا ہے جیسے:

الحديث: هو اسم من التحديث، وهو الإخبار ،ثم سمي به قول أو فعل أو تقرير نسب إلى النبيﷺ۔(۱۳)

(حدیث کا لفظ تحدیث سے موسوم ہے، تحدیث کے معنی ہیں:خبر دینا ،پھر اس کو اس قول یا فعل یا تقریر جو آپﷺ کی طرف منسوب کی گئی ہو نام دیا گیا ہے۔) نبی ﷺ کی بعثت سے قبل عرب حدیث بمعنی اخبار (خبردینے) کے معنی میں استعمال کرتے تھے ، مثلاً وہ اپنے مشہور ایام کو احادیث سے تعبیر کرتے تھے ، اسی لیے مشہور نحوی الفراء کا کہنا ہے کہ حدیث کی جمع احدوثہ اور احدوثہ کی جمع احادیث ہے۔(۱۴)

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com

ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

اصطلاحی مفہوم:

شرعی اصطلاح میں حدیث سے وہ اقوال واعمال مراد ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی جانب منسوب ہوں، گویا حدیث کا لفظ قرآن کے مقابلہ میں بولاجاتاہے،اس لیے کہ قرآن قدیم ہے اور حدیث اس کے مقابلہ میں جدید ہے، اصطلاح میں حدیث سے مراد وہ اقوال واعمال اور تقریر مراد ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی جانب منسوب ہوں۔(۱۵)اور رسول اللہﷺ نے خود اپنے اقوال کو حدیث کا نام دیا ہے،آپؐ ہی نے یہ اصطلاح مقرر فرمائی (۱۶)۔

حدیث کی اہمیت وضرورت:

کسی بھی علم کی اہمیت کا اندازہ اس علم کے موضوع سے لگایاجاسکتاہے۔ علم اصول حدیث کا موضوع سندومتن یعنی حدیث ہے اورحدیث کی اہمیت کاانکار نہیں کیا جاسکتاکیونکہ شریعت کے بہت سے احکام جس طرح قرآن پرمبنی ہیں اسی طرح حدیث بھی احکامشرعیہ کا ایک اہم ترین ماخذہے۔

قرآنِ کریم مکمل ضابطۂ حیات ہے اس میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ کے بارے میں رہنمائی موجود ہے مگر اسے سمجھنا آسان نہیں جب تک کہ احادیث سےمددنہ لی جائے مثال کے طور پر اسلام کے ایک اہم ترین رکن نمازہی کو لیجئے، قرآن کریم میں کم وبیش سات سو(۷۰۰)مقامات پر اس کا تذکرہ ہے اور کئی مقامات پر ا س کے قائم کرنے کا حکم دیاگیاہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

أَقِيمُواْ الصَّلَوٰةَ۔ (۱۷) (نماز قائم کرو۔)

ہمیں حضورﷺ کی لغت سے پتہ چلتاہے کہ نمازادا کرنے کے طریقے کیا ہیں۔

الغرض اس کے اصطلاحی معنی ہمیں صرف احادیث یعنی حضورﷺکے اقوال وافعال واحوال سے ہی سمجھ میں آسکتے ہیں اسی طرح قرآن کریم کے دیگر احکامات کو سمجھنے کیلئے نیز زندگی کے ہرشعبے میں ہمیں ہادئ برحق ﷺکی رہنمائی کی ضرورت ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے بندوں کو قرآن کریم سکھانے اور ان کے باطن کو صاف کرنے کیلئے نبی ِآخرالزماں ﷺکو مبعوث فرمایا، ارشاد باری ہے:

لَقَدۡ مَنَّ ٱللَّهُ عَلَى ٱلۡمُؤۡمِنِينَ إِذۡ بَعَثَ فِيهِمۡ رَسُولٗا مِّنۡ أَنفُسِهِمۡ يَتۡلُواْ عَلَيۡهِمۡ ءَايَٰتِهِۦ وَيُزَكِّيهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ ٱلۡكِتَٰبَ وَٱلۡحِكۡمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبۡلُ لَفِي ضَلَٰلٖ مُّبِينٍ۔(۱۸)

(بےشک اللہ کا بہت بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو،ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اورا نہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتاہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔)

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کو سمجھنے کیلئے سرکارﷺسے رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت ہے اسی لئے تو اللہ تعالٰی نے آپﷺکو دنیا میں بھیجا۔اگرقرآن کریم مطلقاًآسان ہوتااور اسے بغیر رہنمائی کے سمجھا جاسکتاتواللہ تعالٰی اس کے سمجھانے کیلئے خصوصی طور پر رسول اللہﷺکوبطورِ معلّمِ کائنات مبعوث کیوں فرماتا؟ چنانچہ آج کے دورمیں امت مسلمہ کو بہت سے چیلنجز درپیش ہیں ان تمام مسائل کا حل احادیث رسولؐ پر عمل کرنے میں مخفی ہے۔

مذکورہ مرویات سے رہنمائی کی صورتیں:

سیدنا جابر بن عبداللہؓ کی مرویات کے خاص مضامین شامل کیےگئے ہیں جن سے ہمیں روز مرہ زندگی میں درج ذیل مسائل میں رہنمائی مل سکتی ہے:

۱۔غسل کے بارے میں رہنمائی:

ہمارے پیارے نبی حضرت محمدﷺ نے دورانِ غسل نہایت کفایت شعاری کا مظاہرہ فرما کر ہمارے لیے مثال قائم کی ہے کہ غسل یا وضو کرتے ہوئے غیر ضروری طور پر پانی کو ضائع کرنے کی بجائے کم سے کم پانی کا استعمال کرنا چاہیے۔ ۱۔جیسا کہ سیدنا جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِﷺكَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔(۱۹)

(رسول اللہﷺ ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیتے تھے۔)

مذکورہ حدیث میں وضواورغسل کے لیےپانی کی مقدار کا ذکر ہےلیکن ہر انسان اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کرسکتا ہے۔ ایک مد ایک کلو سےتھوڑا کم ہوتا ہے اور ایک صاع پو نے چار کلو کا ہو تا ہے۔

۲۔جابر بن عبداللہؓ روایت کرتے ہوئے مزیدفرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺوَأَزْوَاجُهُ يَغْتَسِلُونَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ۔(۲۰)

(رسول اللہ ﷺاور آپ ﷺکی ازواج مطہرات ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتی تھیں۔)

درج بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ میاں بیوی ایک ہی برتن میں غسل کر سکتے ہیں۔ یعنی رسول اللہﷺ پانی کم سے کم استعمال کیا کرتے تھے کیونکہ پانی اللہ کی نعمت ہے اور اس کے بارے میں روزِ قیامت سوال کیاجائے گا۔ اس ضمن میں مزید تاکید کی گئی ہے کہ اپنے ستر کا خاص خیال رکھا جائے اور اسے دوسروں کے سامنے عیاں نہہونے دیا جائے۔اس لیے لازم ہے کہ نہاتے وقت بھی ستر کو ڈھانپنے کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔دوسروں کےسامنے نہ کھولے۔ اس کی سخت ممانعت ہے۔

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

۲۔نماز کے بارے میں رہنمائی:

نماز دینِ اسلام کا اہم ترین رکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں سات سو سے زیادہ بار نماز قائم کرنے کا کہا ہےدورِ حاضر کی صورت حال یہ ہے کہ اس فرض کی ادائیگی میں امتِ مسلمہ سست روی کا شکار ہے جوکہ نہایت فکر انگیز بات ہے۔ قرآنِ مجید میں اس سلسلے میں واضح احکامات کے ساتھ ساتھ رسول اللہﷺ نے بھی نماز کا اہتمام نہ کرنے والوں کے لیے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور اس بات کی تاکید فرمائی کہ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کیا جائے۔

۱۔جابربن عبداللہؓروایت کرتے ہیں :

الظُّهْرُ كَاسْمِهَا وَالْعَصْرُ بَيْضَاءُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبُ كَاسْمِهَا وَكُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَأْتِي مَنَازِلَنَا وَهِيَ عَلَى قَدْرِ مِيلٍ فَنَرَى مَوَاقِعَ النَّبْلِ وَكَانَ يُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَيُؤَخِّرُ وَالْفَجْرُ كَاسْمِهَا وَكَانَ يُغَلِّسُ بِهَا۔(۲۱)

(نماز ظہر اپنے نام کی طرح ہے ،نماز عصر سورج کے روشن اور تازہ دم ہونے کا نام ہے، نماز مغرب بھی اپنے نام کی طرح ہے۔ ہم لوگ نبی ﷺکے ساتھ نماز مغرب پڑھ کر ایک میل کے فاصلے پر اپنے گھروں کو واپس لوٹتے تھے تو ہمیں تیر گرنے کی جگہ دکھائی دیتی تھی اور نبی ﷺنماز عشاء کبھی جلدی اور کبھی تاخیر سے ادا کرتے تھے اور نماز فجر بھی اپنے نام کی طرح ہی ہے اور نبی ﷺنماز فجر اندھیرے میں پڑھتے تھے۔) درج بالا حدیث میں نماز کے وقت کے بارے میں ذکر ہے کہ نمازوں کے ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرنا ضروری ہے۔

۲۔جابربن عبداللہؓروایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول ﷺسے فرماتے ہوئے سنا:

مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ الْمَكْتُوبَاتِ كَمَثَلِ نَهَرٍ جَارٍ بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔(۲۲)

(پانچوں فرض نمازوں کی مثال اس نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر بہہ رہی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔)

مذکورہ حدیث میں نماز کی فضیلت کا بیان ہے کہ جب بند ہ نماز کا اہتمام کرتا ہے تو گناہوں سے بالکل پاک ہوجاتا ہے جیسے نہانے سے جسم سے میل کچیل صاف ہوجاتی ہے۔

۳۔جنائز کے متعلق رہنمائی:

اس عنوان کے تحت حضرت جابر بن عبداللہؓ کی مرویات سے درج ذیل باتوں کا پتا چلتا ہے:

۱۔یہ کہ رسول اللہﷺ نے کسی کے فوت ہونے پر شدتِ غم سے اپنا چہرہ نوچنے اور بین و نوحہ کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہےحضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے:

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

أَخَذَ النَّبِيُّﷺ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ فَوَجَدَهُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّﷺ فَوَضَعَهُ فِي حِجْرِهِ فَبَكَى فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَتَبْكِي أَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنْ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلَكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ أَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيبَةٍ خَمْشِ وُجُوهٍ وَشَقِّ جُيُوبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا۔(۲۳)

(نبیﷺنے عبدالرحمنؓ بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے صاحبزادے ابراہیمؑ کے پاس لے گئے وہ اس وقت نزع کی حالت میں تھے۔ آپؐ نے انہیں اپنی گود میں لیا اور رونے لگے۔ عبدالرحمنؓ نے عرض کیا: آپؐ بھی روتے ہیں؟ کیا آپؐ نے رونے سے منع نہیں کیا؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! بلکہ بیوقوفی اور نافرمانی کی دو آوازوں سے منع کیا ہے ؛ایک تو مصیبت کے وقت کی آواز جب چہرہ نوچا جائے اور گریبان چاک کیا جائے دوسری شیطان کی طرف رونے کی آواز ۔)

یعنی غم اور افسوس کا اظہار شریعت کے دائرہ میں رہ کر کرنا چاہیے ناکہ چہرہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا وغیرہ۔

۲۔ یہ کہ بجز کسی مجبوری کے رات کے وقت میت کو دفنانے سے رسول اللہﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ روایت فرتے ہیں:

أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّﷺ أَنْ يُقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يُضْطَرَّ إِنْسَانٌ إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ۔(۲۴)

(ایک مرتبہ نبی ﷺنے خطبہ دیتے ہوئے اپنے ساتھیوں میں سے کسی کا ذکر کیا جو فوت ہوگئے تھے اور انہیں غیرضروری کفن میں کفنا کر رات کے وقت دفنایا گیا تھا۔ نبی ﷺنے رات کے وقت تدفین سے سخت منع فرمایا تاآنکہ اس کی نماز جنازہ پڑھ لی جائے الاّ یہ کہ انسان بہت زیادہ مجبور ہو جائے اور فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھے طریقے سے اسے کفنائے۔)

درج بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ میت کو اچھے طریقے سے کفن دے کر اور جنازہ ادا کرنے کے بعد اس کو دفنانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ اور رات کے وقت دفن کرنے سے حتی الوسع اجتناب کرنا چاہیے۔

۴روزہ کے بارے میں رہنمائی:

روزہ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ جس کے بارے میں حضرت جابر بن عبداللہؓ کی مرویات سے ہمیں کئی صورتوں میں رہنمائی ملتی ہے اور دیگر معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

۱۔ یہ کہ روزہ گناہوں سے بچنے میں مدد دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ روزہ دار کے روزہ رکھنے پر بہت خوش ہوتے ہیں ۔ حضرت جابربن عبداللہؓروایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار فرماتا ہے:

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

الصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِيرُ بِهَاالْعَبْدُ مِنْ النَّارِ وَهُوَ لِي وَأَنَاأَجْزِي بِهِ۔(۲۵)

(روزہ ایک ڈھال ہے جس سے انسان جہنم سے اپنا بچاؤ کرتا ہے اور روزہ خاص میرے لئے ہے لہٰذا اس کا بدلہ بھی میں ہی دوں گا۔)

اس سے معلوم ہوا کہ روزہ بہت بڑی عبادت ہے جس کے بارے میں اللہ خود فرماتا ہے کہ اس کا بدلہ میں خود دوں گا۔

۲۔ یہ کہ سفر میں اگر مشکل ہو تو روزہ نہیں رکھنا چاہیے کیونکہ اسلام ایک دینِ فطرت ہے ا ور یہ اپنے ماننے والوں کو کسی قسم کےجبر یا مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتا۔ حضرت جابربن عبداللہؓروایت کرتے ہیں :

كَانَ رَسُولُ اللَّهِﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا قَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا لَهُ قَالُوا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ۔(۲۶)

(رسول اللہ ﷺایک سفر میں تھے۔ آپ ﷺنے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کے ارد گرد جمع ہیں اور اس پر سایہ کیا گیا ہے تو آپ ﷺنے فرمایا کہ اس آدمی کو کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا یہ ایک آدمی ہے جس نے روزہ رکھا ہوا ہے تب رسول اللہ ﷺنے فرمایا یہ نیکی نہیں کہ تم سفر میں روزہ رکھو۔)

درج بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر سفر میں روزہ رکھا اور مشقت میں پڑگئے تو اس کے بارے میں فرمایا کہ یہ نیکی نہیں ہے کہ تم اپنے آپ کو خود مشقت میں ڈالو۔لہٰذا مسافر کو رخصت پر عمل کرنا چاہیے۔

۵۔زکوٰۃ و صدقات کے بارے میں رہنمائی:

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم بنیادی رکن ہے جس کا شریعتِ مطہرہ نے تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے۔ یہ ایک مالی عبادت ہے ۔ مذکورہ مرویات سے ہمیں جو رہنمائی ملتی ہے وہ درج ذیل ہے۔

۱۔رسول ﷺ نے زکوٰۃ کا نصاب بھی واضح فرما دیا۔ حضرت جابرؓروایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

لَيس فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيس فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيسَفِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ۔ (۲۷)

(چاندی کے پانچ اوقیہ سے کم اور اونٹوں میں پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور کھجور کے پانچ اوسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔)

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

اس حدیث شریف میں آپ ﷺ نے زکاۃ کا نصاب مقرر کیا ہے کہ چاندی کے پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیناور اونٹوں میں پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور کھجور کے پانچ اوسق (ایک وسق تقریبا ۶۰ صاع کا ہوتا ہے۔اور ایکصاع تقریبا پونے چار کلو کا ہوتا ہے) سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ لہذا اس حکم کو دیکھ کر اپنے نصاب کی زکاۃ ادا کرنی چاہیے۔

۲۔زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ رسول اللہﷺنے عشر کے بارے میں بھی واضح طور پر فرمادیا۔جابربن عبداللہ ؓروایت کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

فِيمَاسَقَتِ الْأَنْهَارُ،وَالْغَيمُ الْعُشُورُ،وَفِيمَا سُقِی بِالسَّانِيةِنِصْفُ الْعُشْرِ۔ (۲۸)

(جو زمین نہروں یا بارش سے سیراب ہوتی ہے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جائے اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔)

مذکورہ حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ کن کن چیزوں میں عشر واجب ہے اور کن کن چیزوں میں بیسواں حصہ واجب ہے، فرمایا جو زمین نہروں یا بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہے اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے اور جو اونٹ لگا کر سینچی جائے یعنی اس پر مشقت ہوئی تو اس میں بیسواں حصہ زکوٰۃ واجب ہے۔

۶۔کھانے پینے کی چیزوں کے بارے میں رہنمائی:

اس عنوان کے تحت حضرت جابرؓ سے روایت کی گئی احادیث سے ہمیں درج ذیل امور میں رہنمائی ملتی ہے۔

۱۔رسول اللہ ﷺ نے چھوہارے اور کشمش کو باہم ملا کر ایک برتن میں بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت جابرہ ؓسے روایت ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّﷺ مِثْلَهُ۔(۲۹)

(رسول اللہ ﷺنے چھوارے اور کشمش ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور تر کھجور اور چھوارہ ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا۔)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان چیزوں کو ملانے سے نشہ آور ہونے کا اندیشہ ہے جس کیوجہ سے منع فرمایا گیا ہے۔

GLOBAL JOURNAL OF MANAGEMENT, SOCIAL SCIENCES AND HUMANITIES

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com

ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

۲۔یہ کہ رسول اللہﷺ نے چیزوں کو ڈھانپ کر رکھنے کی ہدایت فرمائی ہے تاکہ پینے اور کھانے والی چیزیں شیطان کی دسترس سے محفوظ رہیں۔حضرت جابر بن عبداللہؓسے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَطْفِئُوا السِّرَاجَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرُضَ عَلَى إِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ۔(۳۰)

(برتن ڈھانپ دیا کرو اور مشک کا منہ بند کر دیا کرو، چراغ گل کر دیا کرو اور دروازہ بند کر دیا کرو اس لئے کہ شیطان مشک نہیں کھولتا، نہ دروازہ کھولتا ہے، نہ برتن کھولتا ہے اور تمہیں کوئی چیزڈھانپنے کے لئے نہ ملے تو اتنا ہی کر لو کہ اللہ کا نام لے کر ایک لکڑی کو برتن کے اوپر عرضا رکھ دے (اور چراغ اس لئے بھی گل کر دینا چاہیے کہ) چوہیا لوگوں کے گھر جلا ڈالتی ہے۔)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ کھانے پینے کے برتن وغیرہ کو رات کو سوتے وقت ڈھانپ دینا چاہیے اور چراغ وغیرہ کو بجھا دینا چاہیے تاکہ نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔

۷۔نکاح سے متعلق رہنمائی:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کی مرویات کے مضامین سے نکاح وغیرہ کے متعلق ہمیں جو رہنمائی میسر آتی ہے اسے ہم نکات کی صورت میں ذیل میں بحوالہ بیان کرتے ہیں:

۱۔جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیامِ نکاح بھیجے اور یہ ممکن ہو کہ وہ اس عورت کی اس خوبی کو دیکھ سکے جس کی بنا پر وہ اس سے نکاح کرنا چاہتاہو تو اسے کرلینا چاہیے۔ حضرت جابر بن عبداللہؓسے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:

إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ مِنْهَا إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ قَالَ فَخَطَبْتُ جَارِيَةً مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَكُنْتُ أَخْتَبِئُ لَهَا تَحْتَ الْكَرَبِ حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا بَعْضَ مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا فَتَزَوَّجْتُهَا۔(۳۱)

(جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کے پاس پیامِ نکاح بھیجے اور یہ ممکن ہو کہ وہ اس عورت کی اس خوبی کو دیکھ سکے جس کی بنا پر وہ اس سے نکاح کرنا چاہتاہو تو اسے کرلینا چاہئے چنانچہ میں نے بنوسلمہ کی ایک لڑکی کو پیغام نکاح بھیجا تو اسے کسی درخت کی شاخوں سے چھپ کر دیکھ لیا یہاں تک کہ مجھے اس کی وہ خوبی نظر آگئی جس کی بنا پر میں اس سے نکاح کرنا چاہتا تھا چنانچہ میں نے اس سے نکاح کرلیا۔)

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

درج بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ شادی کرنے سے پہلے اگر فتنہ سے بچتے ہوئے لڑکی کو دیکھنا چاہے تو اس کی گنجائش ہے۔ بلکہ دیکھ لینا چاہیے تاکہ کسی بھی ممکنہ پریشانی سے بچا جا سکے۔

۲۔نکاحِ متعہ جو کہ بعض حالات میں جائز کیا گیا تھا، اس کا حکم منسوخ ہو گیا تھا۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ، اور سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں:

كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺفَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺأَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا فَمَا أَدْرِي أَشَيْئٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ أَبُو عَبْد اللَّهِ وَبَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺأَنَّهُ مَنْسُوخٌ۔(۳۲)

(ہم ایک لشکر میں تھے کہ رسول اللہ ﷺنے ہمارے پاس آکر ارشاد فرمایا کہ متعہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے، تم متعہ کرلو (بخاری کہتے ہیں کہ) سلمہ بن اکوعؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا کہ عورت ومرد باہم موافق ہوجائیں تو تین راتوں کے لئے باہم عشرت کرنا جائز ہے، اس کے بعد اگر پھر کمی زیادتی کرنا چاہیں تو وہ مختار ہیں، نہ معلوم یہ ہمارے لئے خاص تھا یا سب لوگوں کیلئے جائز تھا، (ابو عبداللہ بخاریؒ کہتے ہیں کہ) کہ حضرت علیؓ نے اس حکم کے منسوخ ہونے کو نبی ﷺسے روایت کیا ہے۔)

اس حدیث سےمعلوم ہوا کہ متعہ کی پہلے اجازت تھی پھر اس حکم کو منسوخ کردیا گیا ہے اب یہ حکم باقی نہیں ہے۔

۸۔منلسکِ حج کے متعلق رہنمائی:

مذکورہ مرویات سے ہمیں حج کے بارے میں بھی رہنمائی ملتی ہے اور رسول اللہﷺ کی زندگی میں حج سے متعلقہ معلومات بھی بہم ملتی ہیں۔ یہاں ہم اس ملنے والی رہنمائی اور معلومات کو پیش کریں گے۔

۱۔ ان مرویات کے مطالعہ سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ رسول اللہﷺ نے اپنی زندگی میں تین حج کیے اور آخری حج کے موقع پر تریسٹھ اونٹوں کی قربانی دی۔ جابر بن عبداللہؓسے روایت ہے:

النَّبِيَّ ﷺ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ وَ حَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ وَ مَعَهَا عُمْرَةٌفَسَاقَ ثَلَاثَةً وَسِتِّينَ بَدَنَةً وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنْ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَافِيهَاجَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ فِي أَنْفِهِ بُرَةٌمِنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا رَسُولُ اللَّهِﷺوَ أَمَرَرَسُولُ اللَّهِﷺمِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ وَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا۔(۳۳)

(نبی اکرم ﷺنے تین حج کئے دو ہجرت سے پہلے اور ایک ہجرت کے بعد جس کے ساتھ عمرہ بھی کیا۔اس حج میں آپ ﷺقربانی کے لئے اپنے ساتھ تریسٹھ اور باقی اونٹ حضرت علیؓ یمن سے ساتھ لے کر آئے، ان میں سے ایک اونٹ ابوجہل کا بھی تھا جس کے ناک میں چاندی کا چھلہ تھا ۔آپؐ نے انہیں ذبح کیا

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

اور ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک ایک ٹکڑا اکٹھا کرنے کا حکم دیا۔ پھر اسے پکایا گیا اور اس کے بعد آپؐ نے اس کا کچھ شوربہ پیا۔)

اس سے معلوم ہوا کہ حج کے موقع پر قربانی کا اہتمام کرنا چاہیے اور گوشت کو پکاتے ہوئے شوربا بناناچاہیے۔

۲۔اس سے یہ معلومات بھی حاصل ہوتی ہیں کہ حالتِ احرام میں ہمبستری کی اجازت نہیں ہے، احرام کھولنے کے بعد بیوی کے ساتھ ہمبستر ہوا جا سکتا ہے۔حضرت جابر بن عبداللہؓسے روایت ہے:

أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِﷺ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَا نَخْلِطُهُ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَسَعَيْنَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِﷺ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلَى النِّسَاءِ فَقُلْنَا مَا بَيْنَنَا لَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ فَنَخْرُجُ إِلَيْهَا وَمَذَاكِيرُنَا تَقْطُرُ مَنِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِﷺ إِنِّي لَأَبَرُّكُمْ وَأَصْدَقُكُمْ وَلَوْلَا الْهَدْيُ لَأَحْلَلْتُ فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ أَمُتْعَتُنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ فَقَالَ لَا بَلْ لِأَبَدِ الْأَبَدِ۔(۳۴)

(ہم نے نبیﷺ کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھا۔ عمرے کو اس میں شامل نہیں کیا۔ پھر مکہ مکرمہ میں پہنچے۔ جب ذوالحجہ کی چار راتیں گزر چکیں ۔تب ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور سعی کرلی۔ صفا و مروہ میں تو نبیﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم اس احرام کو عمرہ میں بدل ڈالیں اور حلال ہو کر اپنی بیویوں سے صحبت کرلیں۔ ہم نے عرض کیا کہ اب عرفہ میں صرف پانچ دن باقی ہیں تو ہم عرفات کو اس حال میں نکلیں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے منی ٹپک رہی ہوگی؟ نبیﷺ نے فرمایا: بے شک میں تم سب سے زیادہ پارسا اور سچا ہوں اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا۔ سراقہ بن مالک نے اس وقت عرض کیا کہ یہ ہمارے لیے اس سال کیلئے ہے یا ہمیشہ کیلئے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! ہمیشہ ہمیشہ کےلئے ہے۔) یعنی احرام کی صورت میں بیوی سے صحبت کرنا منع ہے ۔اوراحرام کھولنے کے بعد بیوی سے جماع کی اجازت ہے۔

۹۔چیزوں کو ہبہ کرنے کے متعلق رہنمائی:

حضرت جابرؓ کی مذکورہ مرویات سے ہمیں چیزوں کو ہبہ کرنے سے متعلق درج ذیل معلومات ملتی ہیں۔

۱۔مشترکہ چیز کو دیگر مالکان کی اجازت کے بغیر ہبہ نہیں کیا جا سکتا۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے:

قَالَتْ امْرَأَةُ بَشِيرٍ انْحَلْ ابْنِي غُلَامَکَ وَأَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِﷺ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِﷺ فَقَالَ إِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِي أَنْ أَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِي وَقَالَتْ أَشْهِدْ لِي رَسُولَ اللَّهِﷺ فَقَالَ أَلَهُ إِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفَكُلَّهُمْ أَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هَذَا وَإِنِّي لَا أَشْهَدُ إِلَّا عَلَى حَقٍّ۔(۳۵)

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

(بشیرؓ کی بیوی نے کہا;میرے بیٹے کے لئے اپنا غلام ہبہ کردو اور اس پر رسول اللہ ﷺکو گواہ بنا لو ۔ وہ رسول اللہ ﷺکے پاس آئے اور عرض کیا کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے کہا ہے کہ میں اپنا غلام اس کے بیٹے کو ہبہ کردوں اور اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺکو گواہ بنا ۔ آپ ﷺنے فرمایا: کیا اس کے اور بھائی ہیں ?اس نے کہا :جی ہاں۔ آپ ﷺنے فرمایا: کیا ان سب کو تو نے دیا ہے جس طرح تو نے اسے عطا کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں ۔آپ ﷺنے فرمایا :یہ درست نہیں ہے اور میں حق کے علاوہ کسی بات پر گواہ نہیں بنتا۔)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مشترکہ چیز ہبہ کرنا چاہتا ہو یعنی جس میں کئی افرد اس چیز کے مالک ہوں تو سب کی اجازت کے بغیر ہبہ نہیں ہوسکتی۔

۲۔یہ کہ کسی کو کوئی چیز ہمیشہ کے لیے ہبہ کرنے کے بعد اگر اس کا انتقال ہوجائے جس کو وہ چیز ہبہ کی گئی تھی تو وہ چیز ورثاء میں تقسیم ہوگی۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺنے فرمایا:

أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔(۳۶)

(جس شخص کو اس کے لئے اور اس کے ورثاء کے لئے عمر بھر کے لئے ہبہ کی گئی تو یہ ہبہ اس کے لئے ہے جسے دیاگیا ہے۔ جس نے اسے دیا ہے اس کی طرف نہیں لوٹے گا کیونکہ اس نے ایسی عطا کی ہے جس میں وراثت جاری ہو گئی۔)

حدیث سے معلوم ہو کہ جو چیز عمر بھر کے لیے ہبہ کی جائے تو اس میں تمام ورثا ءکا حق ہے اور اس میں وراثت جاری ہوگی۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے:

۱۰۔ جہاد اور سیرت کے بارے میں رہنمائی:

سابقہ مضامین میں بیان کی گئی مرویات سے ہمیں جہاد اور سیرتِ نبویؐ کے دیگر امور کے بارے میں درج ذیل رہنمائی ملتی ہے:

۱۔رسول اللہﷺ نے لوگوں کو صراطِ مستقیم پر لانے کے لیے جہدِ مسلسل کے ساتھ ساتھ قتال بھی کیا۔ جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہےکہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا:

أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ۔(۳۷)

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com

ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

(میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ پڑھ لیں جب وہ یہ کام کر لیں گے تو انہوں نے اپنی جان ومال کو مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے اس کلمہ حق کے اور ان کا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہوگا۔)

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جب قتال کا فیصلہ ہوجائے تو کلمہ حق کہنے تک قتال کرتے رہنا چاہیے۔اور جب وہ کلمہ حق کہہ دیں تو ان کی جان مال عزت آبرو سب امان میں ہوں گی۔

۲۔ جہاد پر اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا اللہ تعالیٰ نے بڑے اجر و ثواب کا اعلان کر رکھا ہے، اس لیے اس کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیے۔ جابر بن عبداللہ ؓسے روایت ہےکہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا:

مَنْأَرْسَلَ بِنَفَقَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَقَامَ فِي بَيْتِهِ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَمَنْ غَزَا بِنَفْسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْفَقَ فِي وَجْهِ ذَلِکَ فَلَهُ بِكُلِّ دِرْهَمٍ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ۔(۳۸)

(جس نے اللہ کے راستہ میں خرچہ بھیجا اور خود اپنے گھر ٹھہرا رہا اسے ہر درہم کے بدلے سات سو درہم (کا ثواب) ملے گا اور جو اللہ کے راستہ میں لڑا اور اس کی راہ میں خرچ کیا اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا پھر آپ ﷺنے یہ آیت تلاوت فرمائی اور اللہ دوچند فرماتا ہے جس کے لئے چاہے۔) اس میں اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کی فضیلت ہے اگر کوئی خرچ کرے تو اس کے لیے کئی گنا ثواب ملتا ہے۔

۱۱۔خرید و فروخت کے بارے میں رہنمائی:

اس مضمون کے تحت ان مرویات سے جو رہنمائی کی صورتیں نکلتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

۱یہ کہ شراب، خنزیر ، مردار اور بت کی فروخت اسلام میں ممنوع ہے اور ان کی چربی کی فروخت بھی منع کیگئی ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ ؓسے روایت ہے:

سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِﷺعَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِﷺ عِنْدَ ذَلِکَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيهِمِ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ۔(۳۹)

(انہوں نے فتح مکہ کے سال نبی کریم ﷺسے سنا آپؐ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسولؐ نے شراب، مردار، خنزیر اور بت فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔ پس آپ سے عرض کیا گیا:یا رسول اللہﷺ! مردار کی چربی کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس سے کشتیوں کو ملا جاتا ہے اور چمڑوں پر بطور تیل استعمال کی جاتی ہے اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺنے فرمایا: نہیں، یہ بھی حرام ہے پھر آپؐ نے ارشاد

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com

ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

فرمایا: یہودیوں پر اللہ کی مار ہو۔ اللہ نے ان پر چربی حرام کی تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھالی۔) حدیث سے ثابت ہوا کہ مردار اور حرام اشیاء کو خریدنا اور فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

۲یہ کہ مشترکہ چیز کو بغیر دیگر حصہ داروں کے فروخت نہیں کیا جا سکتا۔حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا:

مَنْ کَانَ لَهُ شَرِيکٌ فِي حَائِطٍ فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذَلِکَ حَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَى شَرِيکِهِ۔(۴۰)

(اگر کسی کا کسی باغ میں حصہ ہو تو وہ اپنے دوسرے شریک کو بتائے بغیراسے فروخت نہ کرے۔) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشترک چیز کو بغیر شریک کو بتا ئے یا اس کی اجازت کے بغیر فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

خلاصۂبحث:

اسآرٹیکل میں حضرت جابر بن عبداللہؓ کی مرویات کا خصوصی مطالعہ کیا گیا ہے جو کہ ایک جلیل القدر صحابئ رسول ﷺ ہیں۔ان کا اسمِ گرامی کثیرالروایہ صحابہ کرامؓ میں شامل ہے۔ان کی مرویات کی تعداد۱۵۴۰ہے۔اورحضرت جابر بن عبداللہؓ کا تعارف اور ان کے مختصر حالاتِ زندگی بیان کیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ حدیث اور تدوینِ حدیث کے متعلق مختصر بیان کیا گیا جس میں حدیث کا تعارف، تدوینِ حدیث اور اس کےآغازوارتقاء کے بارے میں بیان شامل ہے۔

مزید یہ کہ مختلف کتبِ حدیث میں سے حضرت جابر بن عبداللہؓ کی مرویات بیان کی گئیں جن میں درج ذیل مضامین شامل کیے گئے ہیں ۔اس کے علاوہ ان مذکورہ مرویات سے اخذ ہونے والے مسائل بیان کیے گئے ہیں اور روز مرہ پیش آنے والے ممکنہ مسائل کے حل کے لیے ان مرویات سے جو رہنمائی لی جا سکتی ہے، وہ بیان کی گئی ہے تا کہ مفادِعامہ کے لیے ان کو پیش کیا جا سکے۔ وہ مسائل جن میں ہمیں ان مرویات سے رہنمائی ملتی ہے، درج ذیل ہیں:

۱۔ غسل کے بارے میں رہنمائی
۲۔ نماز کے بارے میں رہنمائی
۳۔ جنائز کے متعلق رہنمائی
۴۔ روزہ کے بارے میں رہنمائی
۵۔ زکوٰۃ وصدقات کے بارے میں رہنمائی
۶۔ پینے کے بارے میں رہنمائی

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

۷۔ نکاح کے متعلق رہنمائی
۸۔ مناسکِ حج کے متعلق رہنمائی
۹۔ چیزوں کو ہبہ کرنے کے متعلق رہنمائی
۱۰۔ جہاد اور سیرت کے بارے میں رہنمائی
۱۱۔ خرید و فروخت کے بارے میں رہنمائی

حوالہ جات

۱۔ ندوی،معین الدین احمد،سیر الصحابہ(دارالاشاعت کراچی ۲۰۰۴ء) ۲۶۱/۳۔
۲۔ ابن حجر،حافظ احمدبن علی،الاصابہ فی تمیز الصحابہ(الطبعتہ الاولی،دارالجیل بیروت۱۴۱۲ھ) ۴۳۴/۱
۳۔ ابن عبدالبر، یوسف بن عبداللہ بن محمد،الاستیعاب فی معرفتہ الاصحاب(دارالجیل بیروت۱۴۱۲ھ۱۹۹۲ء) ۲۲۰/۱
۴۔ ندوی ،معین الدین احمد،سیر الصحابہ، ۲۶/۱
۵۔ ابن سعد،محمدبن سعد بن منیع، الطبقات الکبرٰی(دارصادر، بیروت ۱۹۹۵ء) ۲۰۸/۱۱
۶۔ ابن سعد، ،الطبقات الکبرٰی(دار صادر،بیروت،۱۴۰۸ھ)۱۲۷/۲
۷۔ابن عبدالبرؒ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ۲۲۰/۱۔
۸۔ ابن عساکر،ابوالقاسمعلیبنالحسن، تاریخمدینتودمشق (دارالفکر بیروت ۱۹۹۵ء) ۲۰۹/۱۱، ۲۰۸
۹۔ معین الدین ،سیر الصحابۃ،، ۲۶۶/۳۔
۱۰۔ مسلمبنالحجاجالقشیري ،صحیح المسلم(داراحیاءالتراثالعربيبیروت ،الطبعۃ الثانیہ ۱۳۲۹ھ) ۱۷۸/۱، رقم الحدیث:۳۱۸۔
۱۱۔ حافظ ابن حجرؒ،فتح الباری، ۳۳۳/۱۔
۱۲۔ ذہبی، شمس الدین، محمد بن احمد بن عثمان، سیراعلام النبلاء(مؤسسۃ الرسالۃ بیروتالطبعۃ الحادیۃ عشر ۱۴۱۷ھ/ ۱۹۹۶ء) ۱۹۳/۳۔
۱۳۔ ابن عساکر، تاریخ مدینہ دمشق، ۲۳۳/۱۱۔
۱۴۔ عینی،بدرالدین الحنفی،عمدۃالقاری شرحصحیحالبخاری(ملفاتوورد‏منملتقاهلالحدیث،نسخۃ معدلۃ، ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء) ۲۰۱/۳،رقم الباب:۳۳۔
۱۵۔ ابنتیمیہ،ابوالعباساحمدبنعبدالحلیمالحراني،مجموعالفتاوٰی(دارالوفاء،بیروت،الطبعۃ الثالثہ،۱۴۲۶ھ / ۲۰۰۵ء) ۱۰/۱۸۔

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

۱۶۔ بخاری،،الجامع الصحیح(دار ابن کثیر،الیمامۃبیروت،الطبعۃ الثالثۃ ، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء)رقم الحدیث:۱،۹۹/۳۱۔

۱۷۔ الانعام،الآیۃ: ۷۲۔

۱۸۔ آلعمران،الآیۃ: ۱۶۴۔

۱۹۔ ابنماجۃ،محمدبنیزیدالقزوینی،السنن(دارالرسالۃالعالمیۃ، الطبعۃ الاولی ،۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء)، ۸۰/۱، رقم الحدیث:۲۶۹۔

۲۰۔ ایضاً ، ۲۴۷/۱،رقم الحدیث:۳۷۹۔

۲۱۔ احمد بن حنبل، امام، المسند(مؤسسۃ الرسالۃ،الطبعۃالثانیۃ،۱۴۲۰ھ/ ، ۱۹۹۹ء) ۱۴۹/۲۲،رقم الحدیث:۱۴۲۴۶۔

۲۲۔احمد بن حنبل، امام، المسند،۱۷۷/۲۲،رقم الحدیث:۱۴۲۷۵۔

۲۳۔ترمذی، محمد بن عیسیٰ،الجامع الترمذی(دار احیاء التراث العربی بیروت)۳۱۹/۳،رقم الحدیث: ۱۰۰۵۔

۲۴۔ احمد بن حنبل،المسند،۴۹/۲۲، رقم الحدیث:۱۴۱۴۵۔

۲۵۔ احمد بن حنبل،المسند۔۳۳/۲۳،رقم الحدیث:۱۴۶۶۹۔

۲۶۔ ابن خزیمۃ، محمد بن اسحاق،الصحیح(المکتب الاسلامی بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۳۹۰ھ)۲۵۴/۳،رقم الحدیث:۲۰۱۷۔

۲۷۔ مسلم ، الجامع الصحیح، ۶۷۵/۲، رقم الحدیث:۹۸۰۔

۲۸۔ ایضاً،۶۷۵/۲، رقم الحدیث:۹۸۱۔

۲۹۔ ا بن حبان ، محمدبن احمد، الصحیح (مؤسسۃ الرسالۃ بیروت الطبعۃ: الثانیۃ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء) ۲۰۰/۱۲،رقم الحدیث:۵۳۷۹۔

۳۰۔ مالك بن انس،موطا(مؤسسۃ زاید بن سلطان النہیان،الطبعۃ الاولی ۱۴۲۵ھ)۱۳۵۹/۵، رقم الحدیث :۳۴۳۳۔

۳۱۔ احمد بن حنبل،المسند،۴۴۰/۲۲،رقم الحدیث:۱۴۵۸۶

۳۲۔بخاری، الجامع الصحیح،۱۳/۷،رقم الحدیث:۵۱۱۷۔

۳۳۔ ترمذی،،جامع الترمذی،۱۶۹/۳۔رقم الحدیث:۸۱۵۔

۳۴۔ ابنماجۃ،محمدبنیزیدالقزوینی،السنن(دارالرسالۃالعالمیۃ، الطبعۃ الاولی ،۱۴۳۰ھ/۲۰۰۹ء)، ۱۹۶/۴،رقم الحدیث:۲۹۸۱۔

Vol 3 (3) July-Sept, 2017 pp:36-52
www.gjmsweb.com
ISSN 2520-7113 (Print)
ISSN 2520-7121 (Online)
editor@gjmsweb.com

٣٥۔ ابو داؤد ، سلیمان بن الاشعث ، السنن (المکتبۃ العصریۃ، صیدا بیروت) ، ۲۹۳/۳،رقم الحدیث:۳۵۴۵۔

٣٦۔ ترمذی ،جامع الترمذی،۶۲۴/۳،رقم الحدیث:۱۳۵۰۔

٣٧۔ احمد بن حنبل، المسند،۴۶/۲۲،رقم الحدیث:۱۴۱۴۱۔

٣٨۔ ابن ماجہ،السنن، ۵۶/۴،رقم الحدیث:۲۷۶۱۔

٣٩۔ ترمذی،جامع الترمذی،۵۸۳/۳،رقم الحدیث:۱۲۹۷۔

۴۰۔،ایضاً،۵۹۵/۳،رقم الحدیث:۱۳۱۲۔